سُبحان من زین الرجال باللحی و زین النساء بالذوائب

اسلام میں داڑھی کیوں ضروری ہے

مصنف

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

زیر سرپرستی

حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی مدظلہ العالی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

کرماں والا بک شاپ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

سبحان من زین الرجال باللحی وزین النساء بالذوائب

اسلام میں

داڑھی

کیوں ضروری ہے

مصنف

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

زیرِ سرپرستی

الحاج پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والہ شریف

کرماں والا بک شاپ

دکان نمبر -

دربار مارکیٹ

لاہور

Voice: 042-37249515

بفیضانِ کرم

شمس العارفین سراج السالکین قطب الاقطاب، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ)

مزار مبارک کرموالا انڈیا

- حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

زینت السادات نور السادات فخر السادات

حضرت پیر سید

صمصام علی شاہ بخاری

جانشین حضرت

کرماں والا شریف

بفیضانِ نظر

زینت السادات نور السادات فخر السادات

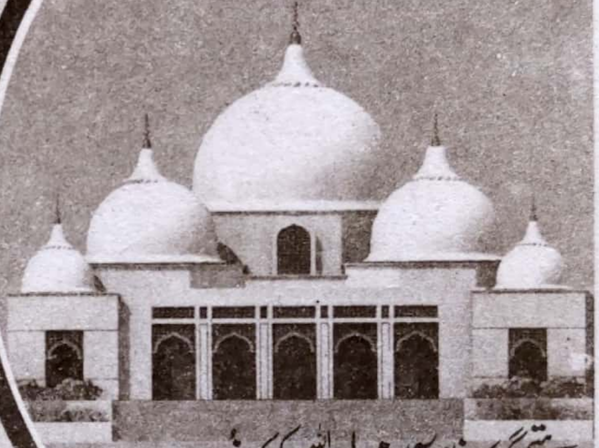
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، حضرت پیر سید

باباجی

میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین

حضرت کرماں والا شریف



چاہتے ہو اگر نیک نامی آلِ زہرا رضی اللہ عنہما کی کرو غلامی

ان کے صدقے سے زاہد نیازی پر کوں غم کے مارے ہوئے ہیں

فنافی الشیخ صوفی باصفا، پیکرِ صدق و صفا ابوالانعام اللہ

الحاج صوفی

برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

بانی کرماں والا بک شاپ

زیرِ سرپرستی:

الحاج پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

زیرِ اہتمام

سمیع اللہ برکت

قیمت [redacted] روپے

اشاعت 27-10-2012

فہرست

الحمد للّٰہ وکفی۔ الذی زین الرجال باللحی۔ والصلٰوۃ والسلام علیٰ عبادہ المصطفٰی الذی وجھہ شمس الضحٰی۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ اھل التقی ۔ اما بعد!

پس یہ مختصر سا رسالہ یکمشت داڑھی کے واجب ہونے کے موضوع پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فقیر کا یہ ہدیہ قبول فرمائے اور مسلمانان عالم کو اس پر عمل کرتے ہوئے داڑھی نہ رکھنے کے گناہ کبیرہ و فعل قبیح جو مشرکوں کی عادت اور بدعت وحرام ہے کو ترک کرنے اور حضور سید عالم ﷺ کی مبارک سنت بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پاک سنت بلکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی پاکیزہ فطرت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آیت نمبر ۱: قال اللہ تعالیٰ: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

(النساء ۳۴)

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے۔

مردوں کے عورتوں سے افضل ہونے کی کئی وجوہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرد داڑھیوں اور عماموں والے ہیں۔

چنانچہ مدارک میں ہے۔ وھم اصحاب اللحی والعمائم حاشیہ اکلیل میں ہے۔ وھی زینۃ الرجل (مدارک مع الاکلیل ج ۲ ص ۱۲۸)

اور روح البیان میں کشاف سے اسی طرح منقول ہے۔ (ج ا ص ۲۲۲)

پس معلوم ہوا کہ مرد کے لئے داڑھی باعث فضیلت ہے اور مرد و عورت کے مابین وجہ امتیاز ہے تو داڑھی منڈانے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہوگی اور عورتوں سے مشابہت ناجائز ہے جیسا کہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

آیت نمبر ۲: قال اللہ تعالیٰ: وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرہ ۱۲۴)

ترجمہ: اور جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں۔

داڑھی نہ رکھنا خلاف فطرت ہے

وہ چند باتیں جن سے اللہ جل مجدہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا وہ یہ ہیں:

(۱) مونچھیں کتروانا۔

(۲) داڑھی رکھنا۔

(۳) بغل کے بال دور کرنا۔

(۴) زیر ناف بالوں کی صفائی۔

(۵) ختنہ۔

(۶) پانی سے استنجا کرنا۔

چنانچہ مسند امام احمد، صحیح مسلم، ابوداوٗد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ میں ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

عشر من الفطرة قص الشوارب و اعفاء اللحية والسواك و استنشاق الماء وقص الاظفار و غسل البراجم و نتف

الابط و حلق العانہ وانتقاض الماء براجم برجمۃ کی جمع ہے۔اس کا معنی ہے انگلیوں کے جوڑ اوران کی پشت۔

(جامع الصغیر ج ۲ص ۱۵۴)

جب داڑھی رکھنا امورِفطرت سے ہے تو داڑھی نہ رکھنا خلاف فطرت ہوا اور ان دس باتوں کواللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر فرض فرمایا اور ابراہیم علیہ السلام نے ان باتوں کو پورا کر دیا۔معلوم ہوا ہے کہ داڑھی رکھنا ملت ابراہیم سے ہے پس جوملت ابراہیمی پر ہو اسے داڑھی رکھنا لازم ہے۔

تفسیر خازن میں ہے:

واتفقت العلماء علی انھا من ملتہ؟ واما معانیھا فقد قیل اما قص الشوارب واعفاء اللحیۃ فمخالفۃ للاعاجم فانھم کانوا یقصون لحاھم او یوفرون شوا ربھم اویو فرونھما معا وذلك عكس الجمال والنظافۃ (خازن ج اص ۱۰۴)

یعنی علماء کا اتفاق ہے کہ یہ دس باتیں ملت ابراہیمی سے ہیں رہا ان کا مفہوم تو بعض نے کہا ہے کہ مونچھیں کترانا اور داڑھی بڑھانا عجمی لوگوں کی مخالفت کرنے کے لئے ضروری ہوا اس لئے کہ اعاجم مونچھیں بڑھاتے یا داڑھی کترواتے یا دونوں بڑھاتے تھے اور یہ سب باتیں حسن و جمال اور نظافت کے خلاف ہیں۔حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

الخصال التی من الفطرۃ عشرۃ خمس منھا فی الراس و خمس فی الجسد فالتی فی الراس المضمضۃ والا ستنشاق والسواك و قص الشوارب واعفاء اللحیۃ والتی فی الجسد حلق العانۃ ونتف الابط وتقلیم الاظفار والا ستنجاء

بالماء و الختان (غنیۃ الطالبین ص ۱۵)

جو دس خصلتیں فطرت سے ہیں ان میں سے پانچ انسان کے سر سے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں۔ کلی کرنا، ناک صاف کرنے کے لئے ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کتروانا، داڑھی بڑھانا اور پانچ انسان کے جسم سے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں۔ زیر ناف بال مونڈنا، بغل کے بال دور کرنا، ناخن کاٹنا، پانی سے استنجا کرنا اور ختنہ کرنا ہے۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغۃ میں فرماتے ہیں:

هذه الطهارات منقولة عن ابراهيم عليه السلام متدا ولة فى طوائف الامم الحنيفيه اشربت فى قلوبهم ودخلت فى صميم اعتقادهم عليها محياهم و عليها مماتهم عصرا بعد عصر و لذلك سميت الفطره (حجۃ اللہ البالغۃ ج ا ص ۱۸۰)

یہ طہارتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں اور امام ابوحنیفہ کے گروہوں میں متداول ہیں اور ان کے دلوں میں رچ گئی ہیں اور ان کے پکے اعتقاد میں داخل ہوگئی ہیں انہیں پر ان کا جینا اور انہیں پر ان کا مرنا ہے اور اس لئے ان کو فطرت کہتے ہیں۔ لہٰذا داڑھی نہ رکھنا ملت ابراہیمی کے خلاف اور ناجائز ہوا۔

آیت نمبر ۲: قال الله تعالىٰ: حكاية عن ابليس اللعين

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (النساء ۱۱۹)

اور ضرور میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ داڑھی مرد کی صورت وخلقت کا حصہ اور اس میں داخل ہے چنانچہ امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

اللحية من تمام خلق الرجال و بها يتميز الرجال من

النساء (الحجۃ الابراہیمیہ ص۳)

کہ داڑھی مردوں کی تمام خلقت سے ہے اور اسی سے مردوں کو عورتوں سے امتیاز ہوتا ہے جب داڑھی مردوں کی خلقت میں داخل ہوئی تو اسے کتروانا اپنی صورت وخلقت کو بدل دینا ہے اور یہ شیطانی فعل ہے اور حرام ہے۔

روح البیان میں اسی آیت کے تحت مرقوم ہے:

فليغيرن خلق الله عنه نهجه صورة و صفة

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ارشاد فرماتے ہیں:

واللحية هی الفارقة بين الصغير والكبير وهی جمال الفحول و تمام هيئتهم فلا بدمن اعفائها و قصها سنة المجوس و فيه تغيير خلق الله (حجۃ اللہ البالغۃ ج ۱ ص ۸۱)

یعنی اور داڑھی چھوٹے اور بڑے کے درمیان فرق کرنے والی ہے اور یہ مردوں کی زینت ہے۔

آیت نمبر۳: **وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ** (الحج ۳۲)

ترجمہ: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

آیت نمبر۴: **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ** (المائدہ ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کے شعاروں کو حلال نہ ٹھہرالو۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ داڑھی شعائر کی زینت ہے اور ان کی ہیئت کو کامل بنانے والی ہے پس اسے بڑھانا ضروری ہے اور اسے کاٹنا مجوس کا طریقہ ہے اور اس کے کاٹنے میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل دینا ہے۔ دین اسلام سے ہے۔ امام بدرالدین عینی عمدہ القاری میں فرماتے ہیں۔

انه من شعائر الدين كالكلمة وبه يتميز المسلم عن الكافر

(از لمعۃ الضحیٰ ص ۲۱)

ختنہ دین کے شعائر میں سے ہے اور اس کے ساتھ مسلمان اور کافر کا امتیاز ہوتا ہے جب ختنہ ہو جو امر خفی ہے کلمہ طیبہ کی طرح اسلام کے شعائر میں سے ہے تو داڑھی جو امر ہے بطریق اولی شعائر دین اسلام سے ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی خصال فطرت جس میں سے داڑھی رکھنا بھی ہے کے متعلق فرماتے ہیں:

هذه شعائر الملة الحنيفية ولا بدلكل ملة من شعائر يعرفون بها ويواخذون عليها ليكون طاعتها وعصيانها امرا محسوسا و انما ينبغي ان يجعل من الشعائر ما كثر وجوده و تكرر وقوعه وكان ظاهرا (حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ ص ۱۸۰)

یعنی اور یہ خصال ملۃ حنیفہ کے شعائر میں سے ہے اور ہر ملت کے لئے نشانیوں کا ہونا ضروری ہے کہ جن کے ساتھ وہ لوگ پہچانیں جائیں اور جن کی خلاف ورزی پر ان کو گرفت کی جائے تاکہ ان شعائر کی اطاعت اور ان کی نافرمانی امر محسوس ہو اور وہ چیزیں شعائر ہونی چاہئیں جو بکثرت ہوں اور ان کا وقوع بار بار ہو اور ظاہر ہو اس سے واضح ہوا کہ داڑھی شعائر اسلام سے ہے اور یونہی ہے تو اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرا لینا بحکم قرآن حرام اور اس کی تعظیم تقویٰ قلوب کا کام ہے۔

آیت نمبر ۵: قال الله تعالى حكاية عن هارون عليه السلام۔ ہارون علیہ السلام نے فرمایا قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي (طٰہٰ ۹۴)

ترجمہ: اے میری ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑ واور نہ میرے سر کے بال، اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ داڑھی رکھنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔

آیت نمبر٦: ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (النحل:۱۲۳)

ہم نے تمہیں وحی کی کہ ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا۔

آیت نمبر۷: فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (آل عمران:۹۵)

پس دین ابراہیم پر چلو۔

آیت نمبر۸: مَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

آیت نمبر۹: قال اللہ تعالیٰ: وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (البقرہ:۱۳۰)

اور ابراہیم علیہ السلام کے دین سے کون منہ پھیرے سوا اس کے جو دل کا احمق ہے۔

آیت نمبر۱۰: قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (البقرہ۱۳۵)

تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے۔

آیت نمبر۱۱: قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ (الممتحنہ۴)

بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں (مومنوں) میں۔

آیت نمبر۱۲: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء۵۹)

اے ایمان والوں حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں علم والے ہیں۔

حدیث سے ثبوت

حدیث نمبرا: مسلم، ترمذی، نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور الکامل لابن عدی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احفوا الشوارب و اعفوا اللحی (جامع الصغیر ج ا ص ۴۵)

مونچھیں کٹاؤ داڑھی بڑھاؤ اور اسی طرح امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے اور اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں۔ **لاتشبھوا بالیھود** اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو اور اسی طرح امام ابن عدی نے الکامل میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی اور اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں:

وانتفوا الشعر الذی فی الاناف : (الجامع الصغیر ج۔ص ۴۶)

اور ناک کے بالوں کو اکھیڑ و اور اسی طرح امام بخاری اپنی صحیح میں اور امام مسلم اپنی صحیح میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور اس میں **خالفوا المشرکین** کہ ... فہ ہے کہ مشرکوں کی مخالفت کرو۔ اعفوا اعفاء سے صیغہ امر ہے بمعنی کثرت، تو اس کا معنی ہوگا۔ **کثرو اللحی** داڑھی زیادہ کرو یعنی داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور اسے نہ کاٹو، چنانچہ فتح المعین میں محقق ابو السعود فرماتے ہیں۔

اعفوا امر من اعفی التی یعفیه اعفاء ای کثره و وفره فالمعنی کثرو اللحی ای فلیکثر کل منکم لحیته ای

ليتركها على حالها ولا يقطع منها شيئا (ج اص ۵۱۵)

حدیث نمبر۲: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: وفروا اللحى و خذوا من الشوارب

داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کاٹو، بغل کے بال اکھیڑو وانتفوا الابط و قصوا الاظافیر اور ناخن کاٹو۔

حدیث نمبر۳: اور امام بیہقی شعب الایمان میں (الجامع الصغیر ج۲ص ۷۱۶)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

"وفروا عثانینکم وقصو سبالکم" (الجامع الصغیر ج۲ص ۷۱۶)

داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔ عثنون کی جمع عثانین ہے اور اس کا معنی داڑھی ہے۔

فتح المعین میں ہے:

العثانين جمع عثنون وهى اللحية (ج اص ۵۱۵)

اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے المجوس، آتش پرستوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

فقال انهم يوفرون سبالكم و يحلقون لحاهم فخالفوهم۔

(فتح المعین ج اص ۵۱۵)

بلاشبہ وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی منڈاتے ہیں۔ پس تم ان کی مخالفت کرو۔

اور ایک روایت میں ہے:

فقلنا يارسول الله انهم اهل الكتاب يقصون عثانينهم ويوفرون سبالهم فقال عليه السلام قصوا سبالكم

ودفروا عثانیکم و خالفوا اهل الکتاب (فتح المعین ج۱ص ۵۱۵)

یعنی تو ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بلاشبہ اہل کتاب اپنی داڑھی منڈاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کٹاؤ، حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور طبرانی و بیہقی نے بسند میمون بن مہران حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

حدیث نمبر۴: امام مالک واحمد و بخاری و مسلم وابوداؤد و ترمذی ونسائی وابن ماجہ وطحاوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا:

خالفوا المشرکین احفوا الشوارب او فروا اللحیة

مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں وافر کرو۔

یہ لفظ بخاری و مسلم کے ہیں نیز بخاری کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

انھکوا الشوارب و اعفوا اللحی مونچھیں مٹاؤ داڑھیاں بڑھاؤ۔

امام مالک وابوداؤد و مسلم ترمذی کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امربا حفاء الشوارب واعفاء اللحی

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھیں چھوٹی کرانے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم فرمایا۔

حدیث نمبر۵: امام احمد اپنی مسند میں، امام طحاوی معانی الاثار میں، ابن عدی کامل میں، امام طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس
مونچھیں کترو داڑھیاں بڑھاؤ آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔

حدیث نمبر ٦ : امام احمد مسند میں، امام طبرانی کبیر میں، امام بیہقی شعب الایمان میں، ضیاء صحیح مختارہ میں اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب
اپنی مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں وافر کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

حدیث نمبر ۷ : امام طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اوفوا اللحی و قصوا الشوارب
پوری کرو داڑھیاں اور ترشواؤ مونچھیں

اور امام ابوعبیداللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیث میں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خذوا من عرض لحاکم و اعفوا طولھا
اپنی داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

حدیث نمبر ۸ : خطیب بغدادی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یاخذن احدکم من طول لحیتہ
تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنی داڑھی کے طول سے نہ لے۔

حدیث نمبر ۹ : امام ابن سعد طبقات میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی (طبقات بن سعد ج ۲ ص ۲۲-۱۲۳)
میرے رب نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنی مونچھیں تراشوں اور داڑھی بڑھاؤں۔
اس حدیث کا پس منظر یہ ہے جو کتاب الخمیس فی انفس نفیس وغیرہ معتبر کتابوں میں مذکور ہے۔ کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں ارسال فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر محبت دنیا کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا؟ مقوقس بادشاہ مصر نے فرمان مبارک کی بہت کمال تعظیم کی اور تحائف بارگاہ رسالت میں حاضر کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز لعنۃ اللہ علیہ نے فرمان اقدس کو چاک کر دیا اور باذان اپنے داروغہ اور ایک پارسی خرخرہ نامی کو مدینہ روانہ کیا۔

انهما حين دخلا رسول الله صلى الله عليه وسلم كانا قد حلقا لحاهما و اعفيا شواربهما فكره النظر اليهما وقال ويلكما من امركما بهذا قالا ربنا يعنيان كسرى فقال رسول الله صلى الله على وسلم لكن ربى امرنى باعفاء لحيتى وقص شواربى۔

وہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ان کی طرف نظر کرنا پسند نہ فرمایا اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے تمہیں کس نے اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔ مسلمانو اس حدیث کو یاد رکھو کہ بابویہ و خرخرہ نہ اس وقت تک اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے ان کی صورت دیکھنا پسند نہ فرمایا تو جو مسلمان احکام اسلام جان کر

حضور ﷺ کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور ﷺ کی ناپسندیدگی و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی پر اٹھتا ہے اگر قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ نے یہ مشرکین و یہود و مجوس جیسی صورت دیکھ کر بیزاری کا اظہار کر دیا تو یقین جانو کہ تمہارا ٹھکانا کہیں نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی پناہ امان، نجات جو کچھ بھی ہے ان کی نظر رحمت سے ہے۔ اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ دیکھنا بھی پسند نہ فرمائیں۔

العیاذ باللہ تعالی ارحم الرحمین

اس کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفیٰ ﷺ کا ظہور، خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا اور باذان و بابویہ وخرخرہ وغیرہ ھم اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین (لمعۃ الضحیٰ ص ۲۹-۳۰)

داڑھی منڈا مردود الشہادۃ ہے

حدیث نمبر ۱۱: امام ابو طالب مکی قوت القلوب میں اور حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ

رد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و ابن ابی لیلیٰ، رضی اللہ عنہما شہادۃ من کان ینتف لحیتہ.

قاضی مدینہ ابن ابی لیلیٰ نے داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرما دی۔ امام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ قاضی مدینہ اکابر ائمہ تابعین و اجلہ تلامذہ حضرت عثمان و مولیٰ علی رضی اللہ عنہما سے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲: امام ابو طالب مکی قوت القلوب میں اور امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

شهد رجل عند عمر بن عبدالعزيز بشهادة وكان ينتف
فتيكيه فردشهادته

ایک شخص نے امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے ہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھی کہتے ہیں چنا کرتا تھا تو امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔

حدیث نمبر۱۳: امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد جیلا بن فردہ اسدی رحمہم اللہ سے ذکر فرماتے ہیں:

يكون في آخر الزمان اقوام يقصون لحاهم اولائك لا خلاق لهم (لمعۃ الضحیٰ ص۳۲)

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو داڑھیاں کتراتے ہوں گے وہ بڑے بے نصیب ہیں یعنی ان کے لئے دین میں حصہ نہیں ہے۔

داڑھی منڈے پر اللہ کی لعنت ہے

حدیث نمبر۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن الله المتشبهين من الرجال و المتشبهات من النساء

(مشکوٰۃ ص۳۸۴)

یعنی اللہ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں اور اس میں شک نہیں کہ داڑھی مردوں کی خاص علامت ہے اور عورتوں و مردوں کے درمیان مابہ الامتیاز ہے۔

چنانچہ امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

اللحية من تمام خلق الرجال وبها يتميز الرجال من النساء

(التحفة الابراہیمیۃ ص ۳)

لہٰذا داڑھی نہ رکھنے سے عورتوں سے مشابہت پیدا ہوگی اور عورتوں سے مشابہت پیدا کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے تو داڑھی منڈانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

حدیث نمبر ۱۵: امام دیلمی مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں:

انا آل محمد نعفی لحانا و نحفی شواربنا وان آل کسری یقصون لحاھم و یعفون شواربھم ھدینا مخالف لھدیھم

(بلوغ المآرب للسیوطی ص ۳۳)

ہم آل محمد اپنی داڑھیاں بڑھاتے اور مونچھیں کٹواتے ہیں اور آل کسریٰ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں کتراتے ہیں ہمارا طریقہ ان کے طریقہ کے مخالف ہے۔

حدیث نمبر ۱۶: امام فخر الدین عثمان الزیلعی الحنفی متوفی ۷۴۳ شرح کنز میں نقل فرماتے ہیں:

والدلیل علی انه جمال قوله علیه الصلوٰة والسلام ان للّٰه ملائکه تسبیحھم سبحان من زین الرجال باللحی و النساء بالذوائب (تبیین الحقائق ج ۶ ص ۱۳۰)

یعنی اس امر کی دلیل ہے کہ داڑھی زینت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان ہے کہ اللہ کے بعض فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زینت دی مردوں کو داڑھیوں کے ساتھ

اور عورتوں کو بالوں کی لٹھوں کے ساتھ۔

داڑھی منڈانا قوط لوط کی بری عادات سے ہے

امام ابن عساکر مرسلاً حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

عشر خصال عملها قوم لوط بها اهلکوا (وذکر منها) قص اللحية وطول الشارب (الجامع الصغیر ج۱ ص۱۵۵)

یعنی دس خصلتیں قوم لوط کی بری عادات تھیں جن کی وجہ سے وہ تباہ ہوئے اور ان میں سے داڑھی منڈانا اور مونچھیں لمبی رکھنا بھی ہے۔

اقوال فقہاء کرام

نص نمبر ا: امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن ہمام فتح القدیر میں پھر علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں پھر علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام میں پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی درمختار میں پھر علامہ احمد طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں یہ سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں:

واللفظ للدر والغرر، الاخذ من اللحية وهي دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه احد و اخذ كلها فعل مجوس الاعاجم و اليهود والهنود و بعض اجناس الافرنج (طحطاوی علی المراقی ص۳۷۲)

یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس سے کچھ لینا جس طرح مغربی لوگ اور خسرے کرتے ہیں تو اس کو کسی نے جائز نہیں ٹھہرایا اور سب کاٹ لینا عجمی (ایرانی) مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

نص نمبر۲: امام برہان الدین فرغانی ہدایہ میں پھر امام زیلعی تبیین الحقائق میں

پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق میں پھر علامہ شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام میں پھر علامہ ابوالسعود فتح المعین میں پھر علامہ طحطاوی حاشیہ تنویر میں پھر علامہ ابن عابدین ردالمختار میں ہے سب علماء کتاب الجنایات مسئلہ جنات بحلق لحیہ میں فرماتے ہیں:

یودب علی ذلك لا رتکاب المحرم (فتح المعین ج ۳ ص ۴۸۷)

یعنی داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے کہ فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے۔

نص نمبر ۳: علامہ نورپشتی شرح مصابیح میں پھر علامہ طیبی شرح مشکوہ میں پھر ملا علی القاری مرقاۃ میں پھر علامہ پٹنی مجمع بحار الانوار میں پھر شیخ محقق عبدالحق دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں:

قص الحیة من صنیع الا عاجم وهو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالا فرنج والهنود و من لا خلاق لهم فی الدین من الفرق الموسومة بالقلندریه طهر الله عنهم حوزة الدین (لمعہ الضحٰی ص ۳۳)

یعنی داڑھی تراشنا عجمیوں کا کام تھا اور اب جو بہت کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔ جس کا نام قلندریہ ہے اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو ان سے پاک فرمائے۔

نص نمبر ۴: الکواکب الدراری شرح بخاری میں امام کرمانی پھر مجمع البحار میں ہے:

فسبحانه ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب و احفوا اللحی عکس ما علیه فطرة جمیع الا مم قد بدلوا فطرتهم (لمعہ الضحٰی ص ۳۲)

سبحان اللہ! کس قدر ہیچ عقل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے مونچھیں بڑھائیں

اور داڑھیاں پست کیں اس خصلت کے برعکس جس پر تمام امتوں کی فطرت ہے۔ انہوں نے اپنی فطرت ہی بدل دی۔

نص نمبر ۵: نصاب الاحتساب باب سادس میں ہے:

هل يجوز حلق اللحية كما يفعله بعض الجواليقون

الجواب : انه لا يجوز (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۳)

سوال: کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جھولا شاھی فقیر کرتے ہیں۔

جواب: نا جائز ہے۔

نص نمبر ۶: ملھم شرح مسلم للعلامۃ قرطبی پھر اتحاف السادۃ المتعین میں ہے:

لايجوز حلقها ولا نتفها ولا قص الكثير منها (طحطاوی ص ۳۴)

یعنی داڑھی کا نہ مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا۔

نص نمبر ۷: امام کردری فتاوی بزازیہ میں فرماتے ہیں:

لايحل للرجل ان يقطع اللحية (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۴)

آدمی کو داڑھی کاٹنا حلال نہیں ہے اور اسی طرح فتاویٰ نوازل سے نصاب الاحتساب باب ثامن میں منقول ہے۔

نص نمبر ۸: المجتبی شرح قدوری میں ہے:

يحرم على الرجل قطع لحية (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۴)

مرد پر اپنی داڑھی کاٹنا حرام ہے۔

نص نمبر ۹: ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

حلق اللحية منهي عنه (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۴) داڑھی مونڈنا ممنوع ہے۔

نص نمبر ۱۰: نسیم الریاض میں ہے:

اما حلقها فمنهي عنه لانه عادة المشركين (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۴)

داڑھی مونڈنا حرام ہے کہ کافروں کی عادت ہے۔

نص نمبر ۱۱: اشعۃ اللمعات میں ہے۔ حلق کردن لحیۃ حرام است وروش فرنج وھنود وجوالیقان است کہ ایشان راقلندریہ گویند

(لمعۃ الضحیٰ ص ۳۴)

نص نمبر ۱۲: فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے:

یحرم حلق لحی ے (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۴) داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

نص نمبر ۱۳: مولانا تراب علی فرماتے ہیں۔ جمیع افعال خبیثہ قوم لوط بشردہ بودند واز جملہ آنھا حلق لحیۃ ہم بودے پس ایں فعل قبیح از ایجاد قوم لوط علیہ السلام است مسلمانرا باید کہ مرتکب آن نشوند وستردن ریش از عادات کفار ومشرکین است

(درک المنارب فی احکام اللحی والشوارب (ص ۲۹)

نص نمبر ۱۴: امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

كان من عادة الفرس قص اللحية فنهى الشرع عن ذلك وهو معنى اعفاء اللحى اى اتركوها وافزة كاملة لا تقصوها وهو الذى قاله جماعة من اصحابنا وغيرهم من العلماء احكام الملة الحقه (ص ۱۷)

یعنی داڑھی مونڈنا ایرانیوں کی عادت تھی۔ اسے شرع نے اسی سے منع فرمادیا اور حدیث کے لفظ اعفوا اللحیۃ کا یہی معنی ہے یعنی داڑھی پوری چھوڑ دو اور اسے نہ کاٹو۔

داڑھی مونڈنا مثلہ ہے

فقہاء کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ داڑھی مونڈنا مثلہ ہے اور مثلہ کرنا

حرام ہے لہٰذا داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

چنانچہ امام ابوبکر حداد یمنی متوفی ۸۰۰ھ الجوہرۃ میں فرماتے ہیں:

لا تحلق راسها و لكن تقصر لان الحلق فى النساء مثلة لحلق اللحية فى الرجال الجوهرة النيره (کتاب الحج باب الاحرام ج ۱ ص ۲۰۰)

یعنی عورت اپنے سر کو نہ منڈائے بلکہ (ایک پور کے برابر) چھوٹے کرائے کیونکہ عورتوں کا سر منڈانا مثلہ ہے جیسے مردوں کا داڑھی منڈانا مثلہ ہے۔

علامہ ابوالسعود مصری فتح المعین میں فرماتے ہیں:

لان حلق راسها مثلة كحلق اللحية فى الرجل (ج ۱ ص ۴۹۶)

اور مجمع الانھار والدار المنتقی میں ہے:

لا تحلق لان حلق راسها كحلق اللحية فى الرجل

(مجمع الانھار والدر المنتقی کتاب الحج باب الاحرام ج ۱ ص ۲۸۵)

اور علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں فرماتے ہیں:

والسنة تقصير الشارہ محلقه بدعة كحلق اللحية

پھر فرماتے ہیں:

حلق اللحية قبيح بل مثلة و حرام (روح البیان ج ۱ ص ۲۲۲)

نیز اسی میں اس مقام پر ہے:

قال فى نصاب الاحتساب ومن الاكساب التى۔ يحتسب اربابها حلق لحى الرجال (ج ۱ ص ۲۲۲)

اور سنت مونچھیں کتروانا ہے پس مونچھیں مونڈنا بدعت ہے جس طرح داڑھی مونڈنا بدعت ہے، داڑھی مونڈنا فعل قبیح بلکہ مثلہ حرام ہے۔

نصاب الاحتساب میں کہا ہے جن کاموں پر سزا دی جانی چاہئے ان

میں سے مردوں کی داڑھیاں مونڈنا ہے۔

اور ہدایۃ میں ہے:

حلق الراس حقها مثلة كحلق اللحية فى حق الرجال.

نیز کافی شرح وافی میں ہے:

لا تحلق ولكن تقصير لان الحلق فى حقها مثلة والمثلة حرام

ملک العلماء کاشانی بدائع الصنائع میں پھر علامہ علی قاری مسلک منقسط میں فرماتے ہیں:

حلق اللحية من باب المثلة

امام زیلعی شرح کنز میں فرماتے ہیں:

حلق راسها مثلة كحلق اللحية فى الرجل

نیز اسی میں ہے:

لا تحلق لكونه مثلة كحلق اللحية.

برجندی شرح نقایۃ میں ہے:

حلق الراس فى حقها مثلة كحلق اللحية فى حق الرجل :

شرح اللباب میں ہے:

ان حلق راسها مثلة كحلق الرجل اللحية

طریق المرید میں ہے:

النقصان منها مثلة از (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۶)

ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے کہ مرد کو داڑھی منڈانا کتروانا مثلہ یعنی اپنی

صورت بگاڑنا ہے جیسے عورت کو سر منڈانا اور ہر ذی عقل مسلمان جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بردیہ (بال کٹی) گالی ہے یونہی مرد کے لئے داڑھی منڈانا گالی ہے۔ ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں بہت سے مرد زنانے بنتے محافل میں ناچتے اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات پر ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔ مثلہ کا حرام ہونا احادیث مبارکہ سے واضح ہے۔ ہم بخوف طوالت ذکر نہیں کرتے۔

فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ میں ہے:

در نصاب الاحتساب مے آرد۔ لان الشعر للمرأة بمنزلة اللحية للرجل حكمًا فلا يحل للرجل ان يقطع لحية وكذلك لا يحل للمرأة ان تقطع شعرها (ج۳ص۱۱۶)

یعنی عورت کے لئے اپنے بال کاٹنا اسی لئے جائز نہیں کہ اس کے بال ایسے ہیں جیسے مرد کی داڑھی تو جس طرح مرد کے لئے داڑھی کٹوانا جائز نہیں اسی طرح عورت کو سر کے بال منڈانا بھی جائز نہیں ہے۔

علامہ ابن قیم اقسام القرآن میں لکھتے ہیں: اما شعر اللحية ففيه منافع منها الزينه و والوقار والهيبة و منها التميز بين الرجال والنساء (اقسام القرآن ص ۱۱۵)

یعنی داڑھی کے بالوں میں بہت فوائد ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ داڑھی مرد کی زینت ہے اور اس میں وقار اور رعب ہے اور ان میں ایک یہ ہے کہ داڑھی سے مردوں وعورتوں میں فرق ہوتا ہے۔

زجاجه المصابيح میں ہے:

و الحلق للمرأة لانه مثلة فی حقها كحلق الرجل لحية

(ص ۱۶۹ ج ۲)

داڑھی کی شرعی حد

داڑھی ایک مشت تک بڑھانا اور رکھنا باتفاق فقہاء کرام واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب تاوقت کہ حد شہرت اور انگشت نمائی اور تمسخر واستہزاء تک نہ پہنچے اور قبل ایک قبضہ یعنی مٹھی بھر سے ترشوانا یا منڈانا بالاتفاق حرام کسی کے نزدیک جائز نہیں اور تارک واجب بلا عذر شرعی مستحق عتاب وتعزیر ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس طرح داڑھی مونڈنا، کتروانا بالاتفاق حرام ہے اسی طرح ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ وحضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کے افعال و اقوال اور ہمارے امام امام اعظم ابوحنیفہ و امام محمد رضی اللہ عنہما و عامہ کتب فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد یک مشت ہے اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا قبضہ سے زائد قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایۃ میں اسے واجب کہا ہے۔ (لمعۃ الضحیٰ ص ۳۵)

اور سیّد ابوالبرکات نے ایک مشت سے زیادہ وحد شہرت سے کم کو مسنون و مستحب قرار دیا ہے دیکھئے (احکام الملۃ الحقہ ص ۱۱)

اور علامہ مشتاق احمد چشتی فرماتے ہیں: ہاں جب داڑھی ایک قبضہ مشت سے زیادہ ہو تو زائد کے ترشوانے میں مضائقہ نہیں۔ (التحفۃ الابراہیمیہ ص ۱۴)

تصریحات فقہاء کرام

تصریح نمبر ۱: امام ربانی محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عن محمد قال اخبرنا ابوحنيفه عن الهيثم عن ابن عمر انه كان يقبض على لحية ثم يقص ما تحت القبضة

قال محمد و به نا خذو هو قول ابی حنیفة

(کتاب الآثار مع ترجمہ مطبوعہ لاہور ص ۳۳۳)

امام محمد نے کہا کہ ہمیں خبر دی امام ابوحنیفہ نے کہ ہیثم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زیادہ ہوتی اسے کاٹ دیتے۔ امام محمد نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ محقق ابوالسعود مصری فتح المعین میں فرماتے ہیں:

والسنة قدر القبضة فما زاد یقطع (فتح المعین ج ا ص ۵۱۵)

یعنی مشت بھر داڑھی سنت ہے جو اس سے زائد ہو اسے کاٹ دیا جائے۔

تصریح نمبر ۲: لعینہ یہی لفظ رمز الحقائق میں امام عینی نے ارشاد فرمائے ہیں۔

تصریح نمبر ۳: علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں:

ولا باس باخذ الزائد علی القبضة من اللحیة لانه علیه السلام کان یاخذ لحیة طولا و عرضا اذا زاد علی قدر القبضة (روح البیان ج ا ص ۲۲۲)

یعنی مشت بھر داڑھی سے زائد کو لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ یکمشت سے زائد اپنے داڑھی مبارک کے طول وعرض سے لیا کرتے تھے۔

تصریح نمبر ۴: علامہ احمد طحطاوی فرماتے ہیں:

تطویل اللحیة اذا کانت بقدر المسنون وهوا القبضه

(طحطاوی علی المراقی ص ۳۵)

یعنی بقدر مسنون اور یکمشت داڑھی لمبی رکھنا ضروری ہے۔

تصریح نمبر۵: شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

وگذاشت آں بقدر قبضہ واجب است اشعة اللمعات (ج ۱ص ۲۲۸)

تصریح نمبر۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰: مولانا تراب علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گذاشتن لحیۃ بقدر قبضه واجب است. هكذا في المعدن: وفي الدر المختار السنة القبضه وفي البحر الرائق القدر المسنون هو القبضة و هكذا في الهدايه وفتح القدير وغيره من شروح الهدايه (درک المارب ص۳۰)۔

تصریح نمبر۱۱: رسالہ احکام اللحی میں تفسیر کشاف سے منقول ہے:

لا باس باخذا لزائد من القبضة من اللحية (احکام الجلی فی احکام اللحی ص ۴۷)

یعنی داڑھی چھوڑنا بقدر یکمشت واجب ہے۔ اسی طرح المعدن میں ہے اور درمختار میں ہے کہ سنت اس میں یکمشت ہے اور بحر الرائق میں ہے کہ مقدار مسنون ایک مشت ہے اور اسی طرح ہدایہ و فتح القدیر اور ہدایہ کی دوسری شروح میں ہے کشاف میں ہے کہ قبضہ سے زائد داڑھی کو لینے (کاٹنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جامع صغیر میں بحوالہ ترمذی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياخذ من لحية طولها و عرضها (ج۲ص۳۶۶)

یعنی رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے۔

تنبیہ

داڑھی کی یہ مقدار (ایک مٹھی) ٹھوڑی کے نیچے سے شمار ہوگی کیونکہ کتب